دُعا ندبہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

لفظ ندبہ کے معنی ہیں گریہ وزاری کرتے ہوئے خراجِ تحسین پیش کرنا۔ اس دُعا کا متعدد عالموں اور مفسرین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ چند نام یہ ہیں، عباس قمی، محمد باقر مجلسی، جمال الدین علی بن طاوس، محمد ابن جعفر ابن المشہدی محمد ابن علی، محمد ابن علی ابن ابی قُرّح، وغیرہ۔ یہ دُعا امام جعفر الصادقؑ علیہ السلام اور امام زماں (فرج) سے بھی منصوب ہے اس دُعا کو چار عیدں میں پڑھنا مستحب ہے جس میں عید جمعہ بھی شامل ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو کہ عالمین کا پروردگار ہے، اور اللہ رحمت نازل فرمائے ہمارے سردار اور پیغمبر حضرت محمد ﷺ جو دین کے نبی ہیں اور ان کی پاک اولاد پر سلامتی ہی سلامتی ہو (صلوٰۃ)۔ اللہ آپ کی حمد ان تمام فیصلوں پر جو آپ کے اولیاء کے بارے میں نازل ہوئے ہیں جن کو آپ نے خالص اور منتخب قرار دیا ہے اور اپنے دین کے لئے چن لیا۔ آپ نے ان کے لیئے بڑی نعمتیں فراہم کی ہیں جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں اور جن میں نہ کمی ہے نہ زوال ہے، بشرطیکہ وہ زہد کریں اور دنیاےِ حقیر اور اس کی زیب اور زینت سے دور رہیں۔ اور انھوں نے یہ شرط مان لی اور آپ کو معلوم تھا کہ وہ اپنے وعدہ کو وفا کریں گے تو آپ نے انھیں اپنا مقرب بنالیا اور مقدم اور بلند کیا ان کے ذکر کو اور مدح کی ان کی کھل کر۔ اور نازل کیئے ان پر فرشتے۔ اور ان کو اپنی وحی کے ذریعے مکرم کیا اور اپنے علم سے ان کی نوازش کی اور اپنی بارگاہ تک پہنچنے اور خوشنودی حاصل کرنے کا وسیلہ (ذریعہ) بنایا۔ ان میں سے بعض کو اپنی جنت میں ساکن کیا اور بعض کو وہاں سے نکالا بھی۔ اور بعض کو کشتی میں سوار کرکے نجات دی اور جو ایمان لائے انھیں اپنی رحمت سے ہلاکت سے بچالیا۔ اور بعض کو اپنا خلیل بنایا اور انھوں نے اپنے آخری دور میں صداقت کا سوال کیا تو ان کی دعا کو قبول فرمالیا اور ان کو اعلیٰ درجہ عطا فرمایا۔ اور بعض سے آپ نے درخت کے ذریعہ سے بات کی اور ان کے لئے ان کے بھائی کو پشت پناہ بنایا اور بوجھ اٹھانے والا (وزیر) قرار دیا۔ اور بعض کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور انھیں واضح نشانیاں عطا کیں۔ اور روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید کردی۔ اور ہر ایک کے لئے ایک طریقتِ حیات (شریعت) اور مذہب کو منتخب کردیا۔ اور دین کے لیئے اولیاء بنائے جو ایک کے بعد ایک دین کے محافظ بنے تاکہ زوال نہ ہو مذہب کو اور باطل حق پر غالب نہ آسکے اور کوئی نہ کہہ سکے کہ آپ (اللہ) نے ہماری طرف ڈرانے والا رسول کیوں نہیں بھیجا تاکہ وہ علم وہدایت ہمیں دیتا اور ہم (اللہ) کے احکام کی پیروی کرتے اس سے قبل کہ ہم رسوا ہوے۔ یہاں تک کہ آپ کے امر سے آپ کے حبیب اور بندے محمد مصطفیٰ ﷺ تک سلسلہ پہنچ گیا

(صلوٰۃ) جو کہ تمام مخلوقات کے سردار اور تمام معتبر افراد سے زیادہ مکرم وافضل قرار دیئے گئے، اور آپ نے انھیں تمام انبیا پر مقدم رکھا اور تمام عالمین کے بندوں کے لیئے رسالت پر مبعوث فرمایا۔ اور مشرقوں اور مغربوں کو ان کے زیرِ نگیں فرمایا۔ اور ان کے لئے براق کو مسخرّ کیا جو انھیں (آپ کے حکم سے) روح الامین کے ذریعہ آسمان کی بلندیوں تک لے گیا۔ (صلوٰۃ)۔ انھیں تمام ماضی اور مستقبل علوم کا خزانہ دار بنایا اور اپنے رعب اور خوف سے ان کی مدد کی، اور جبریل، میکائیل اور تمام فرشتون کے ذریعہ سے ان کی حفاظت کی۔ ان پر آپ کی نمائندگی کی نشانیاں تھیں۔ آپ نے ان سے وعدہ کیا کہ تمھارا دین تمام ادیان پر غالب رہے گا چاہے مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔ اور ان کے لیئے اور ان کے اہل کے لئے پہلے گھر کو قرار دیا جو کہ تمام انسانوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اور مقامِ ابراہیمؑ ہے، جو اس میں داخل ہوا وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔

اور آپ نے اعلان کر دیا کہ ائے اہلبیت اللہ کا ارادہ ہے کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور تمھیں اس طرح پاک و پاکیزہ قرار دے جو کہ پاکیزگی کا حق ہے۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (۳۳:۳۳) (صلوٰۃ)

اور فرمایا کہدو ائے پیغمبر کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اس کے سوا کہ تم (میرے) قرابت داروں سے مودت کرو۔
قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۴۲:۲۳ (صلوٰۃ)
اور تم (رسول) نے یہ بھی کہہ دیا کہ میں نے جو اجر مانگا ہے وہ تمھاری ہی بھلائی کے لئے ہے۔ تو یہ سب (ارشادات) اللہ کی بارگاہ کے لئے راہِ ہدایت اور رضاءِ الٰہی کے لئے بہترین مسلک بن گئے۔

اور جب ان کے دن تمام ہونے کے قریب ہوئے تو رسولؐ نے اپنے بھائی اور ولی علیؑ بن ابو طالب (صلوٰۃ) کو قوم کا ہادی مقرر کر دیا۔ وہ رسولؐ کی طرح عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے اور قوم کے ہادی تھے۔ پھر رسولؐ نے مجمعِ عام (مقامِ غدیر) کے سامنے اعلان کر دیا کہ جس کا میں مولا ہوں علیؑ اس کے مولا ہیں۔ خدایا جو انھیں دوست رکھے آپ اسے دوست رکھیں اور جو ان سے دشمنی کرے تو آپ بھی اس سے دشمنی رکھیں۔ جو ان کی مدد کرے تو آپ بھی اسکی مدد فرمائیں، جو ان کو چھوڑ دے تو آپ بھی اس کو نظر انداز کر دیں۔ اور فرمایا کہ میں اور علیؑ ایک ہی شجرے سے ہیں اور باقی تمام لوگ مختلف شجروں سے ہیں۔ اور علیؑ کو ویسا ہی قرار دیا جیسا کہ موسیٰ کے لئے ہارون تھے اور فرمایا کہ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور رسولِ اکرم نے علیؑ کی شادی اپنی دختر سَيِّدَةُ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ فاطمہؑ زہرا سے فرمائی۔ اور ان کے لئے مسجد میں وہ سب جائز قرار دیا جو رسولؐ کے لئے جائز تھا اور مسجد کے سب دروازے بند کروا دئے سوائے علیؑ کے دروازے کے۔ پھر علیؑ کو علم کا خزانہ دار بنا دیا اور اعلان کیا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں اور جو شہر میں آنا چاہے اور حکمت حاصل کرنا چاہے وہ اس دروازے سے آئے۔ پھر فرمایا کہ علیؑ تم میرے بھائی، وصی اور وارث ہو۔ تمھارا گوشت میرا گوشت ہے، تمھارا خون میرا خون ہے، تمھاری صلح میری صلح ہے اور تمھاری جنگ میری جنگ ہے۔ ایمان تمھارے گوشت اور خون

میں اس طرح پیوست ہے جس طرح میرے گوشت اور خون میں ہے۔تم حوضِ کوثر پر میرے جانشین ہوگے اور میرے قرض کو ادا کرو گے اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے۔تمھارے شیعہ نور کے ممبروں پر ہوں گے اور ان کے چہرے تابناک ہوں گے۔ وہ میرے گرد جنت میں میرے ہمسایہ ہوں گے۔ اور علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن (اور منافق) کی شناخت نہ ہوتی۔آنحضرت کے بعد یہی (علیؑ) گمراہی سے نکال کر ہدایت کرنے والے، اور اندھیروں سے نکال کر روشنی بخشنے والے، اور یہ اللہ کی مضبوط رسی اور اس کے صراطِ مستقیم ہیں۔قرابتِ رسول میں کوئی ان پر سبقت نہیں لے سکا، نہ تسلیمِ دین میں کوئی ان سے آگے بڑھ سکا۔نہ آئندہ کوئی فضائل و مناقب میں ان کے برابر ہوسکے گا۔ علی پیغمبرؐ کے بعد ہدایت کا راستہ تھے اور ہر قدم پہ رسولِ اکرمؐ کے نقشِ قدم پر تھے۔(اللہ ان دونوں اور ان کی اولاد پر درود نازل فرمائے)۔وہ تاویلِ قرآن میں اس شان سے جہاد کرتے تھے کہ کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ تھی۔انھوں نے بہادرانِ عرب کے دانت کھٹے کردیے اور اسی راہ میں عرب کے سورماؤں کو جنگِ بدر، خیبر اور حنین میں قتل کیا۔اس وجہ سے انکے دل میں علیؑ سے کدورت بھری تھی اور انھوں نے علیؑ کی عداوت پر اتفاق کرلیا اور انکے مقابلے میں سر جوڑ کر متفق ہوگئے۔ پھر حضرت علیؑ نے دین سے نکل جانے اور بیعت توڑنے والے شرانگیزوں (خوارج) کو قتل کیا۔جب ان کی مدتِ حیات پوری ہوگئی تو دورِ آخر کے بدترین انسان نے انھیں قتل کردیا۔امر رسولؐ کی ایک کے بعد ایک ہدایت کرنے والے ہادیوں کی مخالفت اور دشمنی پر سب تُل گئے، اور قطع رحمی کی اور ان کی اولاد کو آوارہ وطن کیا۔سوائے چند کے کسی نے بھی آلِ نبیؐ کا ساتھ نہیں دیا۔زمین کا وارث تو وہی ہے جسے اللہ چاہے۔آخرت کا اچھا انجام تو صرف صاحبِ تقویٰ کے لیئے ہے۔ہمارا پروردگار تو پاک و پاکیزہ اور بے نیاز ہے۔اس کا وعدہ بہرحال پورا ہوگا۔ وہ صاحبِ حکمت ہے۔

تو اب رسولؐ خدا کے اہلبیت پر رونے والوں کو رونا چاہیئے۔نوحہ کرنے والے خوب نوحہ کریں۔ان پر خوب آنسوں بہائیں۔خوب فریاد کریں فریاد کرنے والے۔کہاں ہیں حسنؑ وحسینؑ اور ان کی اولادیں؟ ایک کے بعد ایک نیک کردار وصادق ومنتخب شخصیتیں کہاں ہیں؟ ، کہاں ہیں وہ آفتابِ روشن اور قمرِ منیر، کہاں ہیں جگمگاتے ستارے، کہاں ہیں پرچم ہائے دین اور ارکانِ علم ودانش؟ بقیۃ اللہ (اللہ کے بچائے ہوئے) ہدایت کرنے والوں کے وجود سے دنیا کبھی خالی نہیں رہ سکتی۔عترتِ رسول میں سے ہدایت کرنے والے کہاں ہیں۔

کہاں ہے وہ (امام) جو فرائض اور سنتوں کی تجدید کرے؟ کہاں ہے مٹانے والا سرکشوں کی شان وشوکت کو؟ کہاں ہے شرک ونفاق کی بنیادوں کو منہدم کرنے والا، کہاں ہے فاسقوں، نافرمانوں اور سرکشوں کو ہلاک کرنے والا؟ کہاں ہے کاٹنے والا گمراہی واختلاف و نفرت کی جڑوں کو؟ کہاں ہے مٹانے والا باطل اور ہوا اور ہوس کے آثاروں کو؟ کہاں ہے کاٹنے والا رسیوں کو جھوٹ اور بہتان کی؟ کہاں ہے ہلاک کرنے والا سرکشوں اور متکبروں کو؟ کہاں ہے برباد کرنے والا دشمنوں، گمراہوں اور ملحدوں کو؟ کہاں ہے عزت

دینے والا اپنے دوستوں کو اور ذلیل کرنے والا اپنے دشمنوں کو؟ کہاں ہے لوگوں کو کلماتِ تقویٰ پر متحد کرنے والا؟ کہاں ہے وہ دروازۂ خدا جس سے اس کی بارگاہ میں حاضر ہوا جاتا ہے؟ کہاں ہے وہ وجہ اللہ جس کی طرف اولیاء کی توجہ ہے؟ کہاں ہے جو زمین اور آسمان کا اتصال (ملن) کرے گا؟ کہاں ہے روزِ فتح کا مالک جو نیکی اور رضا کے منتشر اجزاء کو جمع کرے گا؟ کہاں ہے جو یکجا کردے گا تمام گروہوں کو اصلاح، رضا اور غبت سے؟ کہاں ہے جو انبیاء اور انبیاء کی اولاد کے خون کا بدلہ لے گا؟ کہاں ہے جو شہیدِ کربلا کے خونِ ناحق کا بدلہ لے گا؟ کہاں ہے وہ جس سے ہر ظلم و افترا (بہتان باندھنا) کرنے والے کے مقابلے میں مدد لی جائے گی؟ کہاں ہے وہ مضطر جس کی دعا بارگاہِ خداوندی میں قبول ہوتی ہے؟ کہاں ہے مخلوقات کا قلب صاحبِ بِر (نیک) وتقویٰ؟ کہاں ہے رسولِؐ خدا کا فرزند، علیؑ مرتضیٰ کا دلبر اور فرزندِ خدیجہ کبریٰ کا نورِ نظر، اورفاطمہؑ زہرا کا فرزند؟ آپ پر میرے ماں باپ اور میری جان قربان ہوں۔

اے مقربین سادات کے فرزند، اے محترم شرفا کے دل بند، اے ہدایت یافتہ رہنماؤں کے نورِ نظر، اے مہذّب نیکوکاروں کے لختِ جگر، اے اعلیٰ نسب سرداروں کے فرزند، اے پاک و پاکیزہ منتخب ہستیوں کے فرزند، اے برگزیدہ صاحبانِ جود و سخا (سخی، فیاّض، بخشنے والے) کے فرزند، اے گرامی قدر فیاّض رہنماؤں کے فرزند، اے بدرہائے تابان کے فرزند، اے چراغ ہائے فروزاں کے فرزند، اے روشن ستاروں کے فرزند، اے چمکدار تاروں کے فرزند، اے واضح راستوں کے فرزند، اے نمایاں پرچموں کے فرزند، اے مکمل ترین علوم کے فرزند، اے مشہور ترین راہوں کے فرزند، اے مقررہ نشانیوں کے فرزند، اے موجودہ معجزات کے فرزند، اے معتبر دلائل کے فرزند، اے صراطِ مستقیم کے فرزند، اے نباءِ عظیم کے فرزند، اے اس ہستی کے فرزند جو اُمُّ الکتاب میں اللہ کے نزدیک عَلِیٌ اور حکیم ہے۔ اے آیات اور بیّنات کے فرزند، اے دلائلِ ظاہرہ کے فرزند، اے براہینِ واضح وساطعہ (بلند اور صاف دلایل) کے فرزند، اے حُجَجِ قاطعہ (حجتوں کو کاٹنا یعنی ظاہر کرنا) کے فرزند، اے فراواں نعمتوں کے فرزند، اے طٰہٰ اور محکمات کے فرزند، اے یٰسں اور ذاریات کے فرزند، اے طور اور عادیات کے فرزند۔ اے اس ہستی کے فرزند جو نزدیک ہوا (سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی سے آگے) اور اتنا قریب ہوا کہ دو کمانوں، بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ کاش میرے علم میں ہوتا کہ دوری آپکو کہاں لے گئی اور کس زمین یا خطۂ ارض کو آپ کے قدم چومنے کا شرف ملا۔ کیا رضویٰ کی پہاڑی (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پہاڑی سلسلہ۔ مقامِ ظہور) پر یا کسی اور مقام پر یا ذی طویٰ (مکہ کے قریب ایک وادی۔ مقامِ قیام) کی منزل پر؟ میرے لیے یہ بڑی آزمائش ہے کہ ساری دنیا کو دیکھوں اور آپ کے دیدار سے محروم رہوں، بلکہ آپ کے گذرنے کی آہٹ بھی مجھے نہ سنائی دے اور نہ سرگوشی کا موقع ملے۔ میرے لیے یہ بڑا مشکل مرحلہ ہے کہ آپ بلوے میں مبتلا ہوں اور میرا نالہ اور شکوہ وشکایت بھی آپ تک نہ پہنچے۔ میری جان آپ پر قربان ہو، آپ ایسے غائب ہیں پر ہم سے دور نہیں ہیں۔ میری جان آپ پر قربان ہو آپ ایسے بعید الوطن ہیں گویا ہم سے جدا ہوئے ہی نہیں۔ میری جان آپ پر قربان ہو آپ ہر مومن مرد اور عورت کی آرزو اور تمنا ہیں جو آپ کو یاد کرکے آنسو بہا رہا ہے۔ میری جان فدا ہو آپ عزت کے اُس

سلسلے سے ہیں جس کی کوئی برابری نہیں کرسکتا۔ میری جان آپ پر نثار ہو آپ بزرگی و شرف کی ایسی بنیاد ہیں جس کی کوئی ہمسری نہیں کر سکتا۔ میری جان قربان ہو آپ نعمتوں کے ایسے موروثی خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ جس کے مقابل کوئی نہیں آسکتا۔ میری جان فدا ہو آپ شرافت کا وہ پیمانہ ہیں جس کا ہم پلہ کوئی نہیں ہوسکتا۔ اے میرے مولا میں آپ کے لیئے کب تک سرگرداں رہوں؟، میں کب تک، کس خطاب سے اور کس راز و نیاز سے آپ کو یاد کرتا رہوں۔ میرے لیئے یہ امر نہایت شاق ہے کہ آپ کی جانب سے مجھے جواب دے دیا جائے اور کوئی گفتگو نہ ہو۔ مجھ پر یہ شاق ہے کہ میں آنسوں بہاؤں اور دنیا آپ سے لاتعلق رہے۔ مجھ پر یہ بہت شاق ہے کہ آپ پر اہلِ دنیا کی جانب سے ایسا سلوک ہو جو وہ کررہے ہیں۔ کیا میرا کوئی مددگار ہے جس کے ساتھ مل کر میں اپنی آہ و بکا کو طول دوں؟ کیا کوئی ایسا جزاو فزع (آہ وزاری) کرنے والا ہے جس کی تنہائی میں اس کا ہمنوا بن جاؤں؟ کیا کوئی ایسی آنکھ ہے جس میں خس وخاشاک پڑا ہوا ہو؟ میری آنکھ کھٹک کے وقت جس کی مساعدت کرے (ساتھ دے)، اے احمد کے نورِ چشم کیا آپ سے ملنے کی کوئی سبیل ہے؟ کیا ہمارا آج کا دن آپ کے کل سے متصل ہوجائے گا جس سے ہم بہرہ ور ہوسکیں؟ ہم آپ کے چشمۂ شیریں کے گھاٹ پر سیراب ہونے کے لیے کب پہنچیں گے اور آبِ شیریں سے فیض یاب ہونے کا ہمیں کب موقع ملے گا؟ ہماری تشنگی بڑھ چکی ہے، اب آپ کی خدمت میں صبح حاضر ہوں یا شام تا کہ آپ کی زیارت سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ آپ کب ہم پر نظرِ کرم کریں گے اور ہم کب آپ کے رُخِ روشن کی زیارت کریں گے؟ کیا اس وقت جب آپ نے پرچمِ نصرت کو پھیلا دیا ہو اور وہ نمایاں نظر آرہا ہو؟ کیا یہ ممکن ہے کہ اس وقت ہم آپ کے گرد جمع ہوجائیں؟ جب آپ امّت کی امامت کررہے ہوں اور آپ نے زمین کو عدل سے بھر دیا ہو اور اپنے دشمنوں کو ذلت و خواری کا مزہ چکھا دیا ہو اور سرکشوں اور منکرینِ حق کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا ہو، اور متکبرین کو نیست و نابود کردیا ہو، اور ظالموں کو جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اور ہم اس وقت کہہ رہے ہوں کہ سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو عالمین کا پالنہار ہے۔ خدایا آپ ہی ہماری تکلیفوں کو دور کرنے والے ہیں۔ میں آپ ہی سے مدد کا طالب ہوں اور آپ ہی تک زیادتیوں کی شکایت لے کر آیا ہوں۔ آپ ہی دنیا و آخرت کے پروردگار ہیں۔ میری مدد کو آیئے اے فریاد کرنے والوں کی مدد کرنے والے۔ آپکا بندۂ حقیر مبتلائے بلا ہے، اے زبردست طاقت والے، اسے اس کے مولا کا جلوہ دکھا دیجیے اور ان کے ذریعہ غم و الم کی یورش کو دور فرما دیجیے اور اس کی پیاس بجھا دیجیے۔ اے وہ ذات جو عرش کا احاطہ کیئے ہوئے ہے اور جس کی جانب ہر ایک کی بازگشت اور انتہا ہے۔ یا اللہ ہم آپ کے ادنیٰ غلام ہیں اور آپکے ولی کے مشتاق ہیں۔ ہماری زبان پر آپ کا اور آپکے نبی کا ذکر رہتا ہے جنھیں آپ نے ہمارے لیئے محافظ اور ملجا (جائے پناہ) کے طور پر خلق فرمایا ہے اور ہمارے لیئے سہارا قرار دیا ہے اور ہم مومنین کا امام قرار دیا ہے، آپ ان کو ہمارا تحفہ اور سلام پہنچا دیں اور اس طرح اے پروردگار ہماری عزت میں اضافہ فرمایئے۔ ان کے ٹھکانے کو ہمارا ٹھکانا اور جائے قیام بنا دیجیے۔ اور انھیں ہمارے

روبرو لاکر ہم پر اپنی نعمتیں تمام فرما دیجیے، یہاں تک کہ آپ ہمیں اپنی جنتوں تک لے جائیں اور اپنے مخلصین اور شہدا کی رفاقت میں ہمیں جگہ عطا فرمایئں۔ خدایا آپ رحمت نازل فرمائیں محمدؐ و آلِ محمدؐ پر اور درود بھیجیں محمدؐ پر جو (قایم کے) جد اور آپکے رسول اور سردارِ اکبر ہیں۔ اور ان (قایم کے) والد پر جو چھوٹے (آخر) کے سردار ہیں اور ان کی جدّہ ماجدہ پر جو صدیقہ کبریٰ حضرت فاطمہؑ بنتِ محمدؐ ہیں (صلوٰۃ)۔ اور ان ہستیوں پر جنھیں آپ نے ان کے آبائے اکرام سے منتخب کرلیا ہے، اور امامِ زمانہ (عج) پر بہترین، مکمل، تمام تر، دائمی، اور سب سے زیادہ اور سب سے بھر پور رحمت نازل فرمائیے جس طرح آپ نے رحمت نازل کی ہے اپنی مخلوقات میں منتخب اور پسندیدہ افراد پر، اور ان پر اتنی رحمت نازل فرمایئے جو اَن گِنت ہو، بے انتہا ہو، کبھی بھی ختم نہ ہونے والی ہو۔ خدایا ان کے ذریعہ سے حق کو قائیم کردیجے اور باطل کو مٹا دیجیے، ان کے ذریعہ دوستوں کو راہ دکھا دیجے اور دشمنوں کو ذلیل و خوار کردیجے۔ خدایا ہمارے اور ان کے درمیان ایسا رابطہ قائیم کردیجے جو ہمیں اسلاف کی رفاقت تک پہنچا دے اور ہمیں ان افراد میں قرار دیجے جو ان کے دامن سے متمسک اور ان کے زیرِ سایہ رہے ہیں، اور ہماری مدد فرمائیے کہ ہم ان کے حقوق ادا کرسکیں اور ان کی اطاعت کی سعی کرسکیں، اور ان کی نافرمانی سے بچے رہیں اور ہم پر کرم فرمائیے کہ ہم کو ان کی رضامندی حاصل ہوجائے۔ اور عطا فرمایئے ہمیں ان کی عنایت، رحمت، دعاِ خیر تا کہ اس وسیلہ سے ہم آپ کی رحمت کی وسعتوں کو پالیں اور آپکے حضور میں کامیابی حاصل کرلیں۔ اور ہماری نمازیں دین کے وسیلہ سے مقبول ہوں اور ہمارے گناہوں کی بخشش ہو اور ہماری دعاؤں کو قبول شدہ اور ہمارے رزق کو وسیع اور ہمارے غم کو دور اور ہماری حاجتوں کو پورا فرمائیے۔ اور آپ اپنے کرم سے ہماری جانب توجہ مبذول فرمائیں اور ہمارے اس تقرب کو قبول فرمائیں اور بہ نگاہِ شفقت ہم پر نظر فرمائیں تا کہ اس طرح ہماری عزت آپکے نزدیک منزلِ کمال تک پہنچ جائے، اور پھر اپنے جود و کرم کے سبب آپ اسے ہم سے نہ پھیریں اور ہمیں ان کے جدِّ نامدار (صلّ اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حوض سے سیراب فرمائیں۔ ان کے ہاتھ سے ایسا شیریں اور مزیدار جام ملے جو تشنگی کو بجھا دے اور پیاس کو مٹا دے جس کے بعد کسی سیرابی کی ضرورت باقی نہ رہے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. صَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّاهِرِينَ.

(The End)

Adapted from the book "Muntakhab Mafaatih al Jinaan"
By Syed Tilmiz Hasnain Rizvi

Syed H Akhtar
Austin, Texas